کہ ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ آن مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء بروز جمعرات

چہ گویم تا تو گرائی چہا در قادیان ہستی ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ دوا ہستی شفا ہستی غرض دار الامان ہستی

جلد ۶

نمبر ۱۳

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف ندیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۵ر
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ہے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ ۱ شہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ ۱ستغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہٗ عاجز محمد حسین اجری

نمبر (۱۳) مورخہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

دنیا مین شراب خوری کس نے پھیلائی لائی مین ایم جونسز صاحب اخبار نیو یارک ٹربنہ سیکر مین ایک مبسوط مضمون لکھتے ہین جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا مین شراب خوری پھیلانے والا صرف عیسوی دین اور اس کا بانی اور اس بانی کے پیرو ہین صاحب موصوف کیا خوب لکھتے ہین۔ جس بانی مذہب کا فخر اس امر مین ہو کہ اس نے صاف پاک پینے کے لائق پانی کو بھی شراب بنا دیا تھا اس کی امت اگر شراب کے مٹکون مین غرق نہ ہو جائے۔ تو پھر ایماندار کیسی۔ وہ لکھتے ہین کہ نمونہ خود موجود ہے کہ جن ممالک مین عیسائیون کا دخل نہین ہوا۔ وہان اب تک شراب نہین پی جاتی۔ کروڑون مسلمان اور چینی اور ہندو اور دیگر اقوام ایسی موجود ہین جو اس بد عادت سے بچی ہوئی ہے لیکن عیسائی بھی سارے کے سارے شراب مین ڈوبے ہوئے نہین ہین بلکہ ان مین صرف پچاس فیصدی متوالے ہین اور باقی پچاس اعتدال کے ساتھ پینے والے یا بالکل تارک ہین۔ پانی کا شراب بنانے مین یسوع نے نہ صرف اخلاقی گناہ کیا تھا بلکہ خود شریعت اور انبیاء کی مخالفت کی تھی کیونکہ لکھا ہے کہ تو اُس پیالے کی طرف نگاہ بھی نہ کر۔ جس مین کہ شراب چمک رہی ہے" پھر صاحب موصوف ان لوگون کی حالت پر تعجب کرتے ہین جو عیسائی کہلا کر شراب کی مخالفت مین سوسائٹیان بناتے ہین اور ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کرتی ہین۔ عیسائیون کے واسطے جائز ہی کب ہے کہ شراب کی مخالفت کرین۔

ایک دفعہ کلکتہ کے عیسائی اخبار اپی فینی مین سوال پیش ہوا تھا کہ کیا شراب کا پینا جائز ہے۔ تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہان جائز ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح شراب بھی پیا کرتے تھے اور گوشت بھی کھاتے تھے۔ خوب۔ جب خداوند کا یہ حال ہے تو چیلے چانٹے جو کرین سب روا ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ قوم کیسی خراب ہے کہ خدا کے نبی کو بھی بدنام کر رہی ہے۔

سر سے ننگی میمین گرجہ مین گرجاؤن مین عیسائون کے مرد سر سے ننگے جاتے مگر عورتین ٹوپی پہن کر جاتی ہین۔ یہ مذہبی رسم ہے اور قدیم سے چلی آتی ہے مگر آجکل میم صاحبان کی ٹوپیان اتنی اونچی ہوتی ہین۔ اور پھر اتوار کے دن بالخصوص زیب وزینت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس واسطے ان کے پیچھے بیٹھنے والون کے آگے ایک دیوار بن جاتی ہے اور پادری صاحب کا چہرہ نظر نہین آتا۔ اس واسطے امریکہ کے ایک گرجہ مین یہ تجویز ہوئی کہ عورتین بھی گرجہ مین سر ننگی رہا کرین۔ اس کو پادری صاحب نے اپنے وعظ مین گناہ قرار دیا ہے پر لوگ مانتے نہین اور اس طرح ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا ہے۔

ثلج والی پیشگوئی ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ سیکر مورخہ ۱۶۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ مین شہر نیویارک گیارہ انچ برف کے نیچے دب گیا تھا۔ من ہٹن کے بازارون مین سے برف ہٹانے پر قریب پچیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا ہے۔

یسوع انسان تھا یا خدا؟ ایک صاحب جے گیبنارڈ نام لنڈن کے اخبار ریگناسٹک جنرل مورخہ ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء مین ایک لمبے مضمون مین اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ یسوع انسان تھا نہ کہ خدا۔ وہ لکھتے ہین کہ یسوع جب کہ خدا تھا تو کیا اس کو یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے بچپن ایک ملک کی زبان سیکھے۔ چھوٹے بچون کی طرح پہلے مفرد الفاظ سیکھے اور وہ بھی غلط۔ پھر رفتہ رفتہ فقرات سیکھے اور اس طرح تیس سال تک تعلیم حاصل کرنے مین گزارے اور تعلیم بھی وہ جو ایک خاص فرقہ اور ایک خاص علاقہ کے متعلق تھی کیونکہ وہ اس وقت کے دیگر تمام ممالک کے حالات علوم اور زبانون سے ناآشنا تھا۔ پھر اس تیس سال کی محنت کے بعد تین سال چند یہودیون کے درمیان وعظ کرے اور وہان بھی ڈرتا ڈرتا کبھی پہاڑون مین اور کبھی کشتیون مین چھپتا اور وہ چھپنا بھی کام نہ آوے۔ ساری عمر مین بارہ شاگرد بنائے وہ بھی ایسے کہ ایک نے تیس روپے لے کر قاتلون کے حوالے کر دیا گویا کہ یسوع اس کا غلام تھا اور اس کے فروخت کرنے کا حق بھی اس کو حاصل تھا اور دوسرے نے موہنہ پر کھڑے ہو کر لعنت کی اور باقی بھاگ گئے۔ اور چند یہودیون نے اس کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ کیا یہ قادر مطلق خدا ہے۔!!!

اس کے اخلاق کو دیکھو کہ ماں کو جھڑکیان دیتا ہے اور اُسے ماننا ہی نہین کہ تو میری مان ہے۔ اس کے شاگرد لوگون کے کھیت مین سے چوری کرتے ہین تو اُسے جائز رکھتا ہے بے جان درخت پر بے موسم پھل نہین ہے تو درخت کو گالیان دیتا ہے۔ کیا یہ خدا رحیم وکریم کے اخلاق کا نمونہ ہے۔

اس کے تمدن کو دیکھو کہ غریب لوگون کے جانورون کے گلے کے گلے دریا مین ڈبو دیتا ہے۔ لوگون کے پاکیزہ پانی کو بدل کر شراب بنا دیتا ہے۔ تاجرون کو مارتا ہے اور ملک کا قانون ناجائز طور پر اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے۔ کیا یہ خدا ہے۔ تعجب۔

اے خدا ہم کو ایسے خداؤن اور ان کے پرستارون سے بچا۔

ریویو آف ریلیجنز یہ ماہوار رسالہ اس کے لائق ایڈیٹر کے ہاتھون جس محنت اور خوبی کے ساتھ نکلتا ہے اس کی قدر اب یورپ امریکہ مین ہونے لگی ہے بہت سی تعریفی چٹھیان اس کے حق مین وہان سے آتی ہین اور بعض اخبار فخر کے ساتھ اس کی بعض عبارتین اپنے اخبارون مین نقل کرتے ہین۔ چنانچہ تازہ ڈاک ولایت مین ہی ایک اخبار نے اس کے مضمون غلامی مین سے ایک حصہ بطور اقتباس کے نقل کیا ہے۔

وی پی

نہایت افسوس ہے کہ بعض صاحبان سے کہ وی پی کیواسطے بہت عرصہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے جس کا وہ کچھ جواب نہین دیتے اور پھر وی پی واپس کر دیتے ہین باوجود گذارش ہے کہ اس مین کارخانہ کا بہت نقصان ہوتا ہے ایسا نہین کرنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷

خدا کی تازہ وحی

۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ اردت زمان الزلزلہ -

ترجمہ - میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجائے۔

نوٹ - یہ الہام گذشتہ اخبار (۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷) میں بھی شائع ہو چکا ہے اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آگیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ - لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا۔

(۲) انّی مع الرّسول اقوم

ترجمہ - میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ یعنی اس کی نصرت اور حفاظت کرونگا۔

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء (۱) والضّحٰی واللّیل اذا سجٰی ما ودّعک ربّک وما قلٰی وللاٰخرۃ خیرٌ لّک من الاُولٰی۔

ترجمہ - ہم قسم کھاتے ہیں وقت چاشت کی اور رات کی جبکہ ڈھانپ لیوے کل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا۔ اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے اور البتّہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے۔

(۲) واللّٰہ لولا الاکرام - لہلک المقام -

قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا۔ تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔

(۳) اکرامٌ تُسمَع بہ الموتٰی -

تیرا ایسا اکرام کرونگا کہ اسکے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائے گا۔

(۴) علمہ عند ربّی لا یضلّ ربّی ولا ینسٰی

ترجمہ اسکا علم میرے رب کو ہے میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے۔ اور نہ بھولتا ہے۔

(۵) لا تطاء قدم العامۃ قدم النبیّ

ترجمہ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کر سکتا۔

(۶) بلغت قدم الرسول -

ترجمہ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔

(۷) انّی علٰی کلّ شیءٍ قدیر - بیشک میں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں۔

۲۷ - مارچ کلّ واحد منہم نجا - (۲) انقلب علٰی عقبیہ - (۳) لقد اٰثرک اللّٰہ علینا

الخطبۃ نمبر ۴

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سیّد ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں - اور (ان) ان کو حضرت بہت محبّت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ اور خود حضرت اقدس **مسیح موعود علیہ السّلام** کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سیّد موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخباروں کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کروں اسواسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئیے - یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

اخبار قادیان - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں درس قرآن حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخریت ہیں۔

اطلاع - اخبار بدر کا کاتب دو تین روز کی رخصت پر گیا تھا۔ آج ہفتہ ہو گیا ہے واپس نہیں آیا اس اخبار کی کاپیاں بمشکل تمام پوری ہو سکی ہیں قادیان میں کاتب کا ملنا مشکل ہے اسواسطے اگر اگلا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے تو احباب معذور سمجھیں +

خوف کا علاج

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء - امرتسر سے برادر احمد حسین صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا - جس میں دل کے خوف کا علاج حضرت سے پوچھا ہوا تھا - اور لکھا تھا کہ سُنا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ۲۵ دن سے پہلے سب لوگ یہاں چلے آئیں اور ڈوئی کے نشان پر مبارک باد تھی - اسکے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا "دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں -

زلزلہ سے بچاؤ کس طرح

اور مَیں نے کسی کو نہیں کہا کہ زلزلہ یا طاعون سے ڈر کر قادیان میں آجائیں - اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں - اور خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں - اور زلزلہ کے دن قریب آتے جاتے ہیں - جس سے جانوں کا بہت نقصان ہوگا مگر نہیں معلوم کہ وہ نہایت سخت زلزلہ کب آئیگا - ڈوئی کا مرنا حقیقت میں بڑی فتح ہے - تمام اخباروں میں اُسکا ذکر ہو رہا ہے

ایک اَور تازہ نشان

ذکر تھا کہ آج کل بہت سے شہروں میں سخت طاعون ہے اور قادیان کے ارد گرد بھی بہت طاعون ہے صرف گاؤں میں نسبتاً آرام ہے - فرمایا - ہر ایک خیر کا حال نسبتاً ہی معلوم ہوتا ہے - دوسری جگہوں میں قہر الٰہی کی آگ برس رہی ہے مگر جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ "یا اللہ اب شہر کی بلائیں ہی ٹال دے" تب سے قادیان میں گویا امن ہے - یہ بھی ایک تازہ نشان ہے اور سوچنے والوں کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے -

خواص کی موت کا نشان

ذکر آیا کہ اب تو اخباروں میں بڑے بڑے آدمیوں کے مرنے کی خبریں آرہی ہیں - فرمایا - یہ اُس الہام الٰہی کے منشاء کے مطابق ہے جس میں خبر دی گئی ہے کہ من الناس والعامۃ یعنے طاعون میں اس حصہ خاص کے لوگ بھی ہلاک ہوں گے اور عام بھی -

عذاب برزخ

ایک دوست کا خط پیش ہوا کہ چکڑالوی مُلّاں نے اپنا مذہب یہ شائع کیا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو ساتھ ہی روح بھی مر جاتی ہے اور قیامت کے دن پھر ہر دو زندہ کئے جاوینگے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی کو جو پہلے مرا ہے زیادہ مدت تک عذاب ہو اور جو قیامت کے قریب مرے گا اُس کو عذاب تھوڑی مدت ہو -

حضرت نے فرمایا - یہ چکڑالوی کی جہالت کا خیال ہے - یہ اعتراض تو تب وارد ہو سکتا ہے جبکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے واسطے ہو جس سے انسان کے واسطے کبھی بھی چھٹکارا ہونے والا نہیں ہے اور ہمیشہ کے واسطے وہ جہنم میں رہیگا - یہ مذہب بالکل غلط ہے اور قرآن شریف اور حدیث کے بالکل برخلاف ہے - قرآن شریف سے یہ امر ثابت ہے کہ ایک وقت عذاب کا گذار کر انسان رفتہ رفتہ عذاب جہنم سے بچایا جائے گا - خدا تعالےٰ غفور الرحیم ہے - یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ جس انسان کو خدا تعالےٰ نے آپ پیدا کیا ہے اور وہ اُس کی مخلوق ہے اور اُس کی کمی بیشی میں اُسکے خلق کا حصہ ہے وہ اُس کو ایسا عذاب دیدے کہ کبھی اُسکے واسطے نجات ہی نہ ہو - یہ مذہب تو آریوں کا ہے کہ انسان کے واسطے نجات کبھی نہیں وہ کسی نہ کسی جون میں پڑا رہے گا - لیکن معلوم نہیں ہوتا ہے کہ لاکھوں کروڑوں کیڑے مکوڑے کب تک انسان بنینگے - ایک ایک قطرے میں ہزار ہا کیڑے پائے جاتے ہیں - آریوں کا یہ تیسرا دیا لو ہے کہ کل جگ آگیا مگر تا حال کوئی صورت مکتی کی انسانوں کے واسطے پیدا نہیں ہوئی -

نشان ڈوئی کی یادگار

سکرٹری انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں :- بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - مبارک باد - حضرت امام الوقت رئیس قادیان - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - ڈوئی کے ہلاک ہونے کی خبر سُنکر تمام جماعت کو خوشی حاصل ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور ایک کذاب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر دیا - اس جگہ جماعت نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار میں چندہ بھی جمع کیا ہے تاکہ کوئی یادگار بنائی جاوے اور چندہ انشاء اللہ جلدی قادیان بھیج دیا جاویگا ؛

درخواست نماز جنازہ - محمد تقی صاحب سرہند سے اپنے برادر مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں عبد الحکیم صاحب احمدی اپنی مرحوم اہلیہ کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں -

میاں بوڑھے خان شکارپور سے ایک مرحوم بھائی جیون خان کے واسطے دعاے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں -

المفتی

۵۰ بچے کے کان میں اذان - حکیم محمد عمر صاحب نے فیروز پور سے دریافت کیا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان اُس کے کان میں اذان کہتے ہیں - کیا یہ امر شریعت کے مطابق ہے یا صرف ایک رسم ہے -

فرمایا - یہ امر حدیث سے ثابت ہے - اور نیز اُس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق اور حالات پر ایک اثر رکھتے ہیں - لہذا یہ رسم اچھی ہے - اور جائز ہے -

۵۱ نشان کے پورا ہونے پر دعوت - خان صاحب عبد الحمید رنے کپورتھلہ سے حضرت کی خدمت میں ڈوئی کی کے شاندار نشان کے پورا ہونے کی خوشی پر دوستوں کو دعوت دینے کی اجازت حاصل کرنے کیواسطے خط لکھا - حضرت نے اجازت دی اور فرمایا کہ تحدیث بالنعمت کے طور پر ایسی دعوت کا دینا جائز ہے -

۵۲ سفری تاجر - ایک صاحب محمد سعید الدین کا ایک سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ مَیں اور میرے بھائی ہمیشہ تجارت عطریات وغیرہ میں سفر کرتے رہتے ہیں - کیا ہم نماز کیا کریں -

فرمایا - سفر تو وہ ہے جو ضرورتاً گاہے گاہے ایک شخص کو پیش آوے نہ یہ کہ اُس کا پیشہ ہی یہ ہو کہ آج یہاں کل وہاں - اپنی تجارت کرتا پھرے - یہ تقویٰ کے خلاف ہے کہ ایسا آدمی اپنے کو مسافروں میں شامل کر کے ساری عمر نماز قصر کرنے میں ہی گذار دے -

۵۳ صنعت کفار سے فائدہ حاصل کرنا - ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ جب ریل دجال کا گدھا ہے تو ہم لوگ اسپر کیوں سوار ہوں -

فرمایا - کفار کی صنعت سے فایدہ اُٹھانا منع نہیں ہے - آں حضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا - کہ گھوڑی کو گدھے کے ساتھ ملانا دجل ہے - پس ملانے والا دجال ہے - لیکن آپ برابر خچر پر سواری کرتے تھے - اور ایک کافر بادشاہ نے ایک خچر آپ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور آپ اُسپر برابر سواری کرتے رہے -

---

مبارک - حافظ عبد الرحیم صاحب کلرک دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے گھر میں فرزند نرینہ پیدا ہوا - اللہ تعالےٰ نیک اور عمر والا بنائے -

بَدرِ مُنوّر

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

فَصَلِّ۔ اس میں ف تعقیب کے واسطے ہے۔ کیا معنے جب ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا فرمائی ہے تو اب بعد اس کے تجھے چاہئیے کہ خدا تعالیٰ کے شکر میں نماز پڑھے اور قربانی دے۔

یا ف ترتیب اور سبب کے لئے ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے فوکزہٗ موسیٰ فقضیٰ علیہ

فائدہ۔ اس سورۃ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہوا ہے۔ مگر زکوٰۃ کا حکم نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے پاس مال جمع نہیں کرتے تھے۔

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الاَبتَر۔ ومن اعظم شانئہ ردّ والکفر بہ وبما جاء بہ وجعل ما جاء بہ من الاساطیر الاولین وانہ سحر یوثر۔ وانہ قول البشر۔ او شعر او کہانۃ او یعلمہ البشر۔ فہذا اسیل بلغ الزبی۔ وبہ طم الوادی القری۔ فمن تولی الکبر من شانئہ مکیاً کان او مدنیاً اُمیاً کان او کتابیاً وضیعاً کان او شریفاً حصل لہ نصیبہ وحظہ من شنائہ والانتبار بہ علی قدر شنئہ وعداوتہ۔ انظر صنادید قریش وعمائد مکۃ وسراوات الوادی۔ وای کان مدینۃ الذین کان الناس ارادوا ان یتوّجوہم وملکوا وحتی قالوا لیخرجن الاعز منہا الاذل۔ فجعل اللہ سبحانہ الخیر کلہ لنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قال ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح۔ وقال فی اموالہم فسینفقونہا ثم تکون علیہم حسرۃ ثم یغلبون۔ فل رثت لہم من باقیۃ فشانی رسول اللہ صلی اللہ بل شانی خلفائہ ونوابہ ابتر من کل خیر وھذا ظاھر للخفا فیہ ما آل الیہ امر ابی جہل وابن ابی بن سلول وابی عامر الراھب الذی اسس بنائہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم۔ وبئک طریداً شریداً وحیداً وما حصل لمن خالف الصدیق من العرب ومن خالف الفاروق من کسری وعمل قیصری وملوک مصر ومن خالف عثمان من اہل افریقیہ وخراسان ومن خالف علیاً۔

ثم من خالف فی زماننا المبارک مجدد المائۃ الرابعۃ عشر وزعیمہا والمہدی المعہود المسیح الموعود

تحقیق دشمن تیرا وہی ابتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمنی یہ تھی جو آپ کی وعظ توحید کی تردید کی گئی اور آپ کی رسالت جو تعظیم الٰہی اور شفقہ علے خلق اللہ کے لئے تھی اس کا ...... انکار کیا گیا اور آپ پر جو کتاب ہدایت کے لئے نازل ہوئی اُس کو رد کیا گیا بلکہ آپ کو کہا گیا کہ یہ صرف کہانیاں ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔ حالانکہ وہ تمام بیانات اسکے لئے بشارات اور انذار تھے اور بعض نے کہا کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ صرف ایک انسان کا قول ہے۔ کسی نے کہا یہ ایک شاعر ہے جو شعر گوئی کرتا ہے اور کسی نے کہا کہ یہ ایک کاہن ہے جو کہانت کا کام کرتا ہے۔ اور کوئی بولا کہ کسی انسان نے اس کو تعلیم کی ہے۔ پس یہ ایک سیلاب تھا جو بہت بڑھ گیا تھا اور اس سے وادیٔ مکہ بھر گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے جو کوئی تکبر کے ساتھ بڑھا اُس نے اپنی بدبختی کا حصہ لیا اور اُسکا بدلا پایا خواہ وہ مکی تھا یا مدنی تھا۔ خواہ اَن پڑھ تھا اور خواہ اہل کتاب میں تھا۔ خواہ عوام میں سے ہو خواہ شرفاء میں سے ہوا۔ سب نے اپنا بدلا کافی پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنی قدر کے مطابق اور اپنی عداوت کے درجہ کے موافق اپنا کیا اور بویا اُٹھایا اور ابتر ہوا۔ سردارانِ قریش کی طرف دیکھو اور عمائد مکہ کی طرف نظر کرو اور اس وادی کے سرداروں کی طرف نگاہ کرو اور شہر کے ارکان کا حال دیکھو جن کو لوگ اپنی سرداری کا تاج دینے تھے اور انھوں نے تدابیر کیں اور کہا کہ اس شہر کے شرفاء ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمام خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کردی اور دشمن محروم رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم فتح چاہتے ہو تو اب فتح تمہارے لئے آگئی ہے۔ اور اُن کے اموال کے متعلق فرمایا کہ قریب ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کرینگے پھر وہ خرچ بھی اُنکے لئے موجب حسرت ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائینگے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان دشمنوں میں سے کوئی باقی ہے۔

سو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بلکہ آپکے خلفاء راشدین اور آپکے نائبوں کے دشمن بھی ہر ایک نیکی سے ابتر ہوئے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کوئی مخفی بات نہیں۔ دیکھو ابو جہل کا کیا انجام ہوا اور ابن ابی بن سلول نے کیا نتیجہ پایا اور پادریوں کے لارڈ بشپ ابو عامر کو دیکھو جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سارا زور خرچ کیا اور آگ کے گڑھے کے کنارے پر بڑی بنیاد کھڑی کی اور پھر اُسی آگ میں گرایا گیا۔ اور اکیلا آوارہ بیکس اور بے بس ویرانوں کے اندر ہلاک ہو گیا۔ پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جنھوں نے اہل عرب میں سے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور پھر اُن کا کیا حال ہوا جنھوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا اگرچہ وہ بڑی سلطنتوں کے قیصر اور کسریٰ تھے اور مصر کے ملک کے بادشاہ تھے اور پھر اُن اہل افریقہ اور اہل خراسان کو کیا حاصل ہوا جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی اور پھر انھوں نے کیا پایا جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ اور انکا کیا حال ہوا جنھوں نے معاویہ اور بنو امیہ کی تحقیر کی۔

پھر اس کی مثال زمانہ حال میں موجود ہے۔ دیکھو کہ ان لوگوں کا حال ہو رہا ہے جنھوں نے ہمارے اس مبارک زمانہ میں چودھویں صدی کے مجدد اور مثکفل مہدی معہود اور مسیح موعود

كل عدو — الآرية ليكهرام وشيطان النصارى اٰتهم وامثالهما كل اخذ بذنبه-

وكذا من دونهم كل شانئ محمد رسول ابتر- و شانئ خلفائه ابتر من كل خير فيبطل رفع ذكره بل ذكره بالخير و ابتر اهله وماله- اخر الدنيا و الاخرة و ابتر حيوته و صحته و فرصته فلا ينتفع بها في الدنيا و يتزود بها للاخرة فما بقيت اذنه داعية للخير- و بصره و بصيرة ناظرة الى السنن الالهية لازدياد الايمان و المعرفة و محبة الله و ابتر من الانصار والاعوان للاعمال الصالحة و ابتر من ذائقة حلاوة الايمان وان باشر فقلبه من الاوابد و الشوارد- و هذا جزاء من شنأ بعض ما جاء به صلى الله عليه و سلم لاجل هواه او متبوعه او شيخه او امير او كبيره- و قد قال الله تعالى- قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله-

کی مخالفت کی مثال میں آریہ لیکھرام کو دیکھو اور نصاریٰ کے شیطان آتھم کو دیکھو اور لدھیانہ کے سعد اللہ ابتر کو دیکھو ہر ایک اپنے گناہوں کے بدلے میں پکڑا گیا۔ اور اپنے بدلے کو پا لیا ہوا۔

اور انکے سوائے اور بھی سب دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے خلفا کے ہر ایک چیز سے ابتر اور بے نصیب ہیں اور ان کا ذکر خیر کیساتھ ہونا بند ہو جاتا ہے اور ان کا اہل اور مال سب ابتر ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا میں نقصان پذیر ہوتا ہے۔ ان کی حیاتی اور ان کی صحت اور ان کی فرصت سب ابتر ہوتی ہیں وہ ان چیزوں سے دنیا میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ دین میں۔ ان کے کان ایسے نہیں رہتے کہ وہ خیر کی بات سن سکیں۔

اور نہ ان کو ایسی بصیرت نصیب ہوتی ہے کہ اللہ کو دیکھکر اللہ تعالیٰ کی محبت معرفت اور ایمان میں ترقی کر سکیں اور وہ اس بات سے محروم رکھے جاتے ہیں کہ انکا کوئی ناصر اور مددگار ان کے اعمال صالح میں ہو اور اس بات سے محروم ہوتے ہیں کہ ایمان کی شیرینی کو چکھ سکیں اور اگرچہ وہ لوگوں میں ہیں تاہم ان کا دل جنگل میں بھاگے ہوئے آوارہ کی طرح اکیلا ہوتا ہے۔ یہی جزا ان لوگوں کو ہمیشہ ملی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کیساتھ عداوت کی اور اپنی حرص و ہوا کی پیروی کی سب کا حال یہی ہوا خواہ وہ بڑا انکا یا چھوٹا تہا۔ امیر تھا۔ یا غریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ان لوگوں کو کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تمہارے ساتھ محبت کریگا۔

فاعطيناك الكوثر مقدمة و تسلية تفيد قرة في قلبه صلى الله عليه وسلم و قلب خلفائه و يزيل الحزن عن انفسهم ليمكنهم الاشتغال بالاقدار على تكفير من خالفهم من جميع العالم من كان و اظهار البراءة عن معبودانهم فانظر الهبة العظيمة من الواهب العظيم و لا شك ان هذه الهبة على قدر المهدى العظيم فاي كتاب بعد الله تبغون و اية سنة بعد سنن الله تقتدون- رأينا دلائلكم و اورادكم و وظائفكم-

و تدبرنا كتاب الله و سنة رسوله فما وجدنا شيئا مما عندكم ينفد و ما عند الله باق- فهل ادعيتكم و لو كان الله عاء الكبير الذي تعرفون معناه و لا يعرف احد من المتكلم بمثل الفاتحة او تعوذاتكم كالتعوذ بالمعوذتين- لا و الله بل كلا و الله دلائل الخيرات كتاب الله جل و علي شانه والسيف القاطع سيف الله سبحانه و المغنى كلام الله المغنى بل ما عندكم ليس لقرب بقول الكذاب- انا اعطيناك الجماهر فصل لربك و هاجر ان مبغضك رجل كافر فان الالفاظ والترتيب فيها اخذ من هذه السورة-

قال الله تعالى اولم يكفهم انا انزلنا اليك الكتاب يتلى عليهم ان في ذلك لرحمة و ذكرى لقوم يؤمنون- تمت بحمد الله وحوله و قوته و منه و احسانه والحمد لله رب العلمين ٥

پس ہمنے تجھے کوثر عطا کی ہے پہلے سے اور تسلی کے لئے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اور آپ کے خلفاء کے دل کو قوت ملی اور انکے نفسوں سے کمزوری کو دور کیا گیا تا کہ ان کو اس امر پر قوت عطا کی جائے کہ اپنے مخالفوں کی تکفیر کریں خواہ وہ دنیا جہان میں کوئی ہو اور کہیں ہو۔ اور انکے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کریں پس دیکھو کہ یہ کتنی بڑی بخشش ہے جو بڑے صاحب بخشش کی طرف سے ان کے حصہ میں آئی۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس موہبت کی عظمت اُس ذات کی قدر کے مطابق ہے جو مہدی عظیم ہے پس اللہ کی کتاب کے بعد تم کس کتاب کو چاہتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے بعد تم کس سنت کی پیروی کرتے ہو۔ ہم نے تمہاری دلائل اور تمہارے اوراد و ظایف دیکھے ہیں۔

اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور اسکے رسول کی سنت میں تدبر کیا ہے۔ پس ہمنے کوئی شے اس سے بہتر نہیں پائی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جانیوالا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے وہ بڑی سی بڑی دعا انکا لو جسکے تم معنے جانتے ہو مگر کوئی دعا تم فاتحہ کی مانند نہ پاؤگے اور نہ کوئی تعوذ تم معوذتین کے برابر پا سکوگے۔ ہرگز نہیں بلکہ میں قسم کہاتا ہوں۔ کہ ہرگز نہ پاؤگے

دلائل الخیرات تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب ہی ہے اور قطع کرنیوالی تلوار اللہ تعالیٰ جل سبحانہ کی تلوار ہے اور غنی کرنیوالی تو اللہ تعالیٰ ہی کی کلام مغنی ہے بلکہ تمہارے پاس تو اسکے قریب بھی نہیں جو کذاب نے ایک قول گھڑا تہا۔ اور کہا تہا ہمنے تجھی ہی عطا کئے ہیں پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور ہجرت کر تیرا بغض رکھنے والا کافر ہے اسمیں الفاظ اور ترتیب اسی سورت سے نقل کی گئی ہے اور بے موقع و محل الفاظ لگا کر ایک سورۃ بنالی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انکے واسطے یہ کافی نہیں کہ ہمنے تجھپر ایک کتاب نازل کی ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے اسمیں مومنوں کے واسطے رحمت اور نصیحت ہے

اللہ تعالیٰ کی حمد اور مدد اور قوت اور احسان کے ساتھ تفسیر سورہ کوثر کا حصہ پورا ہوا جو حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قلمی مسودہ سے نقل کیا گیا اور ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ کرکے آپکو دکھلا لیا گیا ہے ✦ والحمد للہ رب العلمین

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچ - سچ - کان کھولو اور سنو

مسیحا سے جب تک صفائی نہ ہوگی
بھلوں کو برا کہنا اچھا نہیں ہے
خدا کے ہیں مرسل مسیحا موعود
اگر تم نہ مانوگے اس کی نصیحت
یہ سن لو ارے وقت ہیں آنیوالے
ہیں طاعون سے اب تو ڈیرے جائے
تو حق اپنی چمکار دکھلائے گا اور
خدا کے نشانون کی تحقیر کرنا
چلو اب نہ بے راہ جب راہ نما ہے
دکہاتے ہین وہ راہ تم کو مسیحا
مذاہب مین باہم وہ جنگ و جدل ہے
چلاتے ہین وہ تیغ اس مین مسیحا
پھرے بھاگتا ان سے ہر سو ہے باطل
مرا ابن مریم ہوا زندہ اسلام
یہ اسلام کے غالب آنے کے دن ہین
مسیحا کو نصرت ملیگی وہان سے
خدا اگبڑی امت بنائے گا ایسی
تمہارے بھلے کی یہ باتین ہین ساری
ابھی وقت ہے چھوڑ دو بغض و تعصب
مسلمان مسلمان مسلمان بنو تم
ملے گی سعادت تمہین دو جہان کی
کرو دین کی خدمت مسیحا کی مانو
یہ مطلب کی ہین باتین کام آنیوالی
نہین باز آتے تو سچ مجھ سے سن لو
دعائین کرو لاکھ تم - سر کو پیٹو

بلاؤن سے ہرگز رہائی نہ ہوگی
برائی سے سن لو بھلائی نہ ہوگی
بغیر ان کے اب حق نمائی نہ ہوگی
وہ آئیگی شامت کہ آئی نہ ہوگی
وہ پاؤگے تکلیف پائی نہ ہوگی
مگر اس سے جب کچھ صفائی نہ ہوگی
کہ پہلے کبھی بھی دکھائی نہ ہوگی
سنو اس مین کچھ بہتری نہ ہوگی
پھر ایسی کبھی راہ نمائی نہ ہوگی
کسی نے کبھی جو دکھائی نہ ہوگی
کہ ایسی کبھی پھر لڑائی نہ ہوگی
کہ ایسی کسی نے چلائی نہ ہوگی
ہے وہ مار کھائی کہ کھائی نہ ہوگی
اب آگے کو اس کی خدائی نہ ہوگی
کسی کو بھی اس پر بڑائی نہ ہوگی
کہ منکر کو وان تک رسائی نہ ہوگی
کہ بگڑی ہوئی یون بنائی نہ ہوگی
کبھی ایسی پر خیر خواہی نہ ہوگی
سلامت رہوگے تباہی نہ ہوگی
قیامت کے دن روسیاہی نہ ہوگی
وہ پاؤگے عزت کہ پائی نہ ہوگی
بغیر اس کے حاجت روائی نہ ہوگی
کہا مان لو جگ ہنسائی نہ ہوگی
کہ ایسی کسی نے سنائی نہ ہوگی
بجز ان کے مشکل کشائی نہ ہوگی

دیگر

(اور سن لو)

صادقون کو کاذبون کے ہین یہ جھٹلانیکے دن
غافلو تم حق کے فرمانے سے ہو ناراض کیون
تمکو باطل کی حمایت پر ہے جب ناز اس قدر
حق و باطل کا ہوا اتنا ہو جب جھگڑا دراز

اس لئے حق نے کہا ہین زلزلہ آنیکے دن
حسب حالت مین تمہارے جب غضب لانیکے دن
حق کو ہین حق کی حمایت سر اتر آنے کے دن
اس تنازعہ کے ہین آخر فیصلہ پانیکے دن

شہ خیال اچھی نہین قوم مسلمان ان دنون
دیکھ لو اعمال خود آئینہ قرآن سے
زلزلے آتے رہے بے شک یہ سچی بات ہے
صادقون نے جان دیدی صدق کو زندہ کیا
کہتے ہین خس کم جہان پاک اک مثل مشہور ہے
خود نظر آئیگا جب امت بنی خیر الامم
اپنی حکمت اور ارادہ سے خدا کر تک کلام
انتظاری سے بڑہیگی بے قراری اے عزیز
خطہ کشمیر جس کو کہتے ہین جنت نظیر
دوستی مردون سے ہو اور یون رہے زندون سے بیر
حق کو خوش کرنے کی راہین تم کو دکھلائی گئین
صلح کے ایام مین دین حق نے تم کو مہلتین
زندگی پاؤ کلام حق سے اے مردہ دلو
ان دنون کی قدر کر نا بات دانائی کی ہے
تیرگی نفس ہے سمجھے ہو جس کو روشنی
نفس کا جنجال ہے جس کو سمجھتے عیش ہو
تم کو قرآن سے ہے ملتی جب حیات طیبہ
تم سے حامد کی یہ ہے اک ناصحانہ التماس

سنت پیشینیان ہین یاد ہین لانے کے دن
کیا یہ وہ اسلام ہے جس پر ہین اترانیکے دن
کاذبون کے ہین الہی مین پھر سزا پانیکے دن
کذب مرجاتا ہے پھر کاذب کے مرجانیکے دن
ہین خس و خاشاک کے اب دور ہو جانیکے دن
اب چلے آتے ہین امت کے سدھر جانیکے دن
اب یہی دن تھے مسیحا کے اتر آنے کے دن
مرنے والا مر گیا اپنے مرجانے کے دن
اس کا مدفن بن چکا ہے دفن ہو جانیکے دن
آچکے پھر ایسی باتون سے فلاح پانیکے دن
بعد صدیون کے ملے تھے یہ رضا پانیکے دن
ہین یہ گمراہون کو راہ راست پر لانیکے دن
ورنہ پچھتانا پڑیگا تم کو مرجانے کے دن
عقل دکھلاؤ کہ ہین یہ عقل دکھلانے کے دن
اب مسیح پاک سے ہین روشنی پانے کے دن
چھوڑ دو اس عیش کو لائیگا دکھ پانیکے دن
کیون نہین پاتے اسے جب اس کے ہین پانیکے دن
ورنہ سمجھ لے گا خود وہ یار سمجھانیکے دن

بسم اللہ الرحمن الرحیم — **نظم** — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(از تصنیف منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر احمدی بدایونی محرر جنگی نجیب آباد)

جو مضطر صاحب نے نہایت دردناک لہجہ مین ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود کے حضور مسجد مبارک مین سنائی اور آپ نے پسند فرما کر حکم دیا کہ درج اخبار کی جاوے۔

شکر کرتا ہون شکر اس کا جس نے یہ دن دکھایا
برسون پھرا بھٹکتا مین جس کی جستجو مین
خواہش مین جس کی ہردم جان حزین تھی بیکل
آنکھین تھین جس کی خواہان دل جس کو ڈھونڈتا تھا
امید جس کا اب تک دیتی رہی سہارا
ہر درد دعائین جس کی خالق سے مانگتا ہے
گر صبر تیرا مقصد ہوگا ضرور حاصل
یعنی یہ تھی تمنا دار الامان پہونچون
جس کیلئے تھی مضطر مضطر کی جان مضطر
آنکھون کو میری دولت آج ہوئی وہ حاصل
مین مانتا ہون دل سے ایمان ہے یہ میرا

جو مدعا تھا میرا وہ آج مین نے پایا
جس کی طلب مین کیا کیا رنج و الم اٹھایا
پہلو مین دل بھی کیا کیا تڑپا و تلملایا
جس آرزو مین مین نے مطلق نہ چین پایا
وہ وقت دیکھ مضطر آیا قریب آیا
اپنون سے ہو گیا ہے جس کے لئے پرایا
مشہور ہے جہان مین ڈھونڈا ہے جس نے پایا
شوق حصول زیارت تھا اپنا رنگ لایا
حسرت ہوئی وہ پوری حاضر غلام آیا
جس چاہ نے تھا مجھ کو شام و سحر رلایا
مرسل ہین آپ حق کے جو حق تھا کہہ سنایا

بے شک ہیں آپ عیسیٰ بیشک ہیں آپ مہدی
بیشبہ آپ ہیں وہ جس نے جہاں میں آکر
معدوم ہو چکا تھا اسلام ہی جہاں سے
چالاکیوں پر اپنی کرتے تھے ناز کیا کیا
اسباب ظاہری پر تھا اُن کو زعم کیسا۔
غیظ و غضب تعصّب کبر و غرور و نخوت
ظلم و زنا خیانت فسق و فجور و غفلت
مامور ہو کے حق کے آئے ہیں آپ جب سے
گیا تاب ٹھہریں منکر آکر مقابلہ میں
جو چاہیں کہ لیں دشمن تیرا ہے بول بالا
بتلائے کوئی مجھکو کیا آپ کا بگاڑا
ڈوئی نہ تاب لایا۔ حسرت سے اور دُکھ سے
غارت ہوا قصوری بڑھ بڑھ کے بولتا تھا
کیا سوچتے ہیں منکر یہ خوب یاد رکھیں
روحانیت سے خالی دل ان کے ہیں سراسر
مانیں نہ مانیں منکر پر آپ نے تو اُن پہ
مرزا غلام احمد ہیں پیشوا ہمارے
عیسیٰ کا آسماں سے آنا ہے غیر ممکن
پیارے مسیح دوراں کیا آپ کو سُناؤں
کی ترک ظالموں نے رسم سلام مجھ سے
سرگرم رات دن ہیں ایذا رسانیوں میں
آتا ہے لطف مجھکو اب تو عداوتوں میں
یا رب یہ ہے تمنا اس مضطر حزیں کی

وہ آپ ہیں بلاشک تھا جس کا حکم آیا
وحدت کو دی ترقی بدعات کو مٹایا
مخلوق نے دلوں سے خالق کو تھا بھلایا
خواہش نے مال و زر کی دُنیا میں تھا پھنسایا
اس شرک نے دلوں میں تھا سب کے دخل پایا
حرص و ہوس عداوت ہر دل میں تھا سمایا
رنج و ملال و نکبت چاروں طرف تھا چھایا
ان سب کا کذب توڑا سیدھا چلن بتایا
جو جو ہوا مقابل نیچا اُسے دکھایا
کس نے ہے خاک اڑا کر منہ چاند کا چھپایا
آخر مخالفوں نے سر اپنا ہی تو کھایا
ناکام ہو کے آخر منہ خاک میں چھپایا
اللہ کے دشمنی کا اُسکو مزا چکھایا
پکڑیگا اُس کو خالق جس نے ہے حق چھپایا
لاکھوں نشان دیکھے جھوٹا مگر بتایا
اتمام کر دی حجت حق کی طرف بلایا
ہم کو طریقہ سچا اسلام کا سکھایا
مانو کہا ہمارا آنا تھا جس نے آیا
جب سے مخالفوں نے اخفر کو ہے ستایا
گمراہ نام رکھا کافر مجھے بتایا
اپنے کرم سے مجھکو اللہ نے بچایا
پایا ہے لینے جو کچھ وہ آپ ہی سے پایا
سر پر ہو تا قیامت بس میرزا کا سایا

بقیہ ڈائری

مہمان کا حق

۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اُٹھا کر آیا ہے۔ اسواسطے میں اُس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

بے تحقیق فتویٰ

فرمایا۔ خدا کی قدرت ہے کہ ہمارے سلسلہ کے متعلق علماء زمانہ نے بے دیکھے سمجھے فتویٰ دیدیا اور ہم کو نصاریٰ سے بھی بدتر لکھا۔ ان کو چاہیئے تھا کہ پہلے ہمارے حالات کی تحقیقات کرتے۔ ہماری کتابیں اچھی طرح سے پڑھ لیتے۔ پھر جو انصاف ہوتا وہ کرتے۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ ابتک اسلام کی حالت سے غافل ہیں۔ گویا ان کو معلوم ہی نہیں کہ اسلام کس شکنجہ میں پڑا ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت بھی اس وقت خراب ہے اور بیرونی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔

وفات مسیح

سارا زور ان لوگوں کا اسبات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ نہیں سوچتے کہ یہ بات تو قرآن شریف میں لکھی ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر شہادت دی ہے کہ میں ان کو مردوں میں دیکھ آیا ہوں۔ قرآن شریف میں پہلے توفی کا لفظ ہے اور رفع اُس کے بعد ہے۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ کے زندہ ماننے میں اسلام کو کیا فایدہ حاصل ہے۔ سوائے اسکے کہ عیسائیوں کے جھوٹے خدا کو ایک خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے اور عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یسوع کو زندہ ماننے کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک لاکھ مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا ہے۔ یہ نسخہ تو آزمایا جا چکا ہے۔ اب چاہیئے کہ دوسرا نسخہ بھی چند روز آزمالیں۔ جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے تھے قاعدہ ہے کہ جب ایک دوائی سے فایدہ حاصل نہ ہو تو انسان دوسری کو استعمال کرلے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائیت کو مٹانے کے واسطے اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں کہ جس وجود کو وہ خدا بناتے ہیں اُسے مردوں میں داخل ثابت کیا جاوے۔ پہلے پادری لوگ قادیان میں بہت آیا کرتے تھے۔ اور خیموں میں ڈیرے لگاتے تھے اور وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر جب سے ہم نے یہ دعوےٰ کیا ہے انھوں نے قادیان آنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا ہی لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بڑے مجمع میں مسیح کی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک بڑا لیکچر دیکر حضرت مسیح کی فضیلت آنحضرت پر ثابت کرنی چاہی تھی۔ تب کوئی مسلمان بھی اُس کا جواب نہ دے سکا لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب نے اُٹھکر جواب دیا اور کہا کہ قرآن شریف اور انجیل ہر دو سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے معجزات دکھانے والے ابتک موجود ہیں۔ اس سے بشپ لاچار ہو گیا اور اُس نے ہماری جماعت کے ساتھ گفتگو کرنے سے بالکل گریز کیا۔ ہمارے اصول عیسائیوں پر ایسے پتھر ہیں کہ وہ ان کا ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ یہ مولوی لوگ بڑے بدقسمت ہیں جو ترقی اسلام کی راہ روکتے ہیں۔ عیسائیوں کا تو سارا منصوبہ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے جب کہ ان کا خدا ہی مرگیا تو پھر باقی کیا رہا۔

وقت بہار

اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گذارے ہیں اب اُس کا خزاں گذر چکا ہے اور اب اُسکے واسطے موسم بہار ہے۔ ان مع العسر یسراً۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ مگر ملاں لوگ نہیں چاہتے کہ اسلام اب بھی سرسبزی اختیار کرے۔ اسلام کی حالت اس وقت اندرونی بیرونی سب خراب ہو چکی ہوئی ہے۔ ظاہری سلطنت اسلامی جو کچھ ہے وہ بھی نہایت ضعف کی حالت میں ہے اور اندرونی حالت یہ ہے کہ ہزاروں گرجاؤں میں جا بیٹھے ہیں۔ اور بہت سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ جب یہ حالت اسلام کی ہو چکی تو کیا وہ خدا جس کا وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں کیا وقت نہیں آیا کہ اب بھی اسلام کی حفاظت کرے۔

صدی کا سر

فرمایا۔ آں حضرت صلی اللہ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدد کو نہیں مانتے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ

ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔ صدی سے ۲۵ سال گذر گئے۔ یعنے پورا چوتھا حصہ صدی کا طے ہو گیا ہے اب بتائیں کہ وہ مجدد کون ہے اور کہاں ہے۔ ہم سے پہلے سب لوگ اس مجدد کے منتظر تھے بلکہ صدیق حسن خان کا یہ خیال تھا کہ شاید مَیں ہی بن جاؤں اور عبدالحی لکھنؤ کے والے کا بھی ایسا ہی خیال تھا۔ مگر اپنے خیال سے کیا بنتا ہے۔ جب تک خدا کسی کو نہ بنائے کون بن سکتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ کسی کام پر مامور کرتا ہے وہ اُس کو عمر عطا کرتا ہے۔ اُسے اُس کے کام کے واسطے توفیق عطا کرتا ہے اُس کے لئے اسباب مہیا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ اپنے خیال ہی ہی مر کھپ جاتے ہیں۔ اور اِن سے کچھ بن نہیں سکتا۔ کوئی جھوٹا تحصیلدار بھی بنے تو دو چار روز کے بعد گرفتار ہو کر جیل خانہ میں چلا جاتا ہے چہ جائے کہ کوئی خدا کی طرف سے مامور اپنے آپ کو کہے حالانکہ وہ مامور نہ ہو۔

امام

ذکر ہوا کہ چکڑالوی کا عقیدہ ہے کہ نماز میں امام آگے نہ کھڑا ہو بلکہ صف کے اندر ہو کر کھڑا ہو۔ فرمایا۔ امام کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ وہ آگے کھڑا ہو۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں وہ شخص جو دوسرے کے آگے کھڑا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ چکڑالوی زبان عربی سے بالکل جاہل ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ

۱۰ مارچ سنہ ۹ء۔ فرمایا کہ ڈوئی کے ساتھ کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا نہ تھا۔ بلکہ وہ مذہب عیسوی کا اس زمانہ میں ایک ہی پیغمبر تھا اور تمام دُنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے واسطے دعا اور کوشش میں مصروف تھا۔ پس اُس کی ہلاکت سے اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ ہو گیا ہے۔ وہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیر کو قتل کریگا وہ خنزیر یہی ڈوئی تھا۔ اور اتنا بڑا آدمی تھا کہ اُس کے مرنے کی تاریں فوراً تمام دنیا میں دی گئی تھیں۔ اور صدہا اخباروں میں اُس کا ذکر چھپا کرتا تھا اور سب لوگ اُسے بخوبی جانتے ہیں۔ لیکھرام وغیرہ کے حالات تو اسی ملک میں محدود تھے اور ممکن ہے کہ انکی متعلق پیشگوئی اور پھر ان کی موت کی خبر ان ممالک میں نہ پہنچی ہو مگر اس کے متعلق کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ لیکھرام تو صرف پنجاب اور بعض علاقجات ہند میں مشہور تھا ورنہ ایک گم نام اور بے نشان آدمی تھا۔ لیکن ڈوئی کے نام اور حالات سے یورپ اور امریکہ کے بادشاہ بھی واقف تھے اُس نے ایک دفعہ دنیا کے گرد دورہ کیا تھا۔ اور ہند کے جزیرہ سیلون میں بھی آیا تھا جو شخص ایسے عظیم الشان نشان کا بھی انکار کرے وہ بہت ہی بے حیا ہوگا اور اُس کا جرم قابل عفو نہ ہوگا۔ قدرت خدا اُدھر ڈوئی مرا اِدھر بذریعہ الہام ہمکو اس کی موت کی خبر دی گئی۔ اور ساتھ ہی الہام ہوا انّ اللّٰہ مع الصّٰدقین۔ یہ اُس مباہلہ کی طرف اشارہ تھا جو اُس کے اور میرے درمیان ہو چکا تھا کہ خدا نے صادق کو فتح دی۔

کیا لیکھرام زندہ ہے

ذکر تھا کہ ایک آریہ کہتا تھا کہ ہم لوگ تناسخ کے قائل ہیں ہم میں کوئی مرتا نہیں۔ اور لیکھرام مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ لیکھرام نے جب خود مباہلہ کیا تھا۔ اپنے پرمیشر کے آگے وید پیش کر کے فیصلہ چاہا تھا کہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور میرے حق میں پیشگوئی کی تھی کہ مرزا صاحب تین سال میں مر جائینگے اور میں نے خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کی تھی کہ وہ چھ سال میں مر جائے گا۔ تو پھر جب وہ اس مباہلہ کے نتیجہ میں مر گیا۔ اور اپنی موت سے خود شہادت دے گیا کہ اسلام سچا ہے اور وید جھوٹے ہیں تو اب اُس کو زندہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اور اگر بہر حال تناسخ ہی درست ہوتا تو پھر بھی کسی کو کیا معلوم ہے کہ وہ کس کیڑے یا چرندے یا چارپایہ کی جون میں ہے اور کس عذاب اور دکھ میں گرفتار ہے۔

آریہ عاشق ہوں کن ویدوں پر

فرمایا تعجب ہے کہ آریہ لوگ ویدوں کے کیوں شیدائی بنے پھرتے ہیں۔ نہ اُن میں کوئی معجزہ ہے۔ نہ کوئی نشان ہے نہ کوئی عمدہ تعلیم ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے اُس کو دیکھا نہیں۔ اُس کو پڑھا نہیں ان کے بڑے بڑے پنڈت اس کے فہم سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اول تو سنسکرت خود مردہ زبان ہے پھر ویدوں کی سنسکرت اور بھی نرالی ہے۔ باوجود اس قدر جہالت کے یہ لوگ شوخیاں دکھلاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شوخی اچھی نہیں ہوتی اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ اپنی شوخیوں سے ہی آدمی مارا جاتا ہے۔

کثرت ملاقات کے برکات

سیالکوٹ کے ایک مولوی صاحب کا ذکر ہوا کہ وہ ایک جگہ مخالف مولویوں کے ساتھ مباحثہ کرنے گئے ہیں۔ فرمایا۔۔۔۔ مباحثات کا حق ان کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ ہماری ملاقات سے بہت تھوڑا حصہ لئے ہوئے ہیں اور ان کو ہماری صحبت میں رہنے کا اتفاق بہت تھوڑا ہوا ہے اور جو ہوا ہے اُس کو بہت مدت گذر چکی ہے۔ یہاں دن رات نئے دلائل پیدا ہوتے ہیں صرف کتابوں کے دیکھنے سے کام نہیں چلتا بلکہ حاضری شرط ہے کیونکہ علم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے (حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا)۔ ہاں یہ حق آپ کو پہنچتا ہے کیونکہ آپ کی توجہ دن رات اسی کام کی طرف ہے۔ پُرانی باتیں بھی آپ کے ذہن نشین ہیں اور تازہ باتیں بھی آپکے دماغ میں ہیں۔ اور آپ کو اس سلسلہ کے امور اور دلائل سے اچھی طرح واقفیت ہے۔ جب تک ایسا آدمی نہ ہو جس سے خطرہ ہے کہ لاعلمی کے سبب کہیں ٹھوکر کھائے۔

فری میسن

امیر کابل کا ذکر تھا کہ اُسکے فری میسن ہونے کے سبب اُس کی قوم اُس پر ناراض ہے۔ فرمایا۔ اس ناراضگی میں وہ حق پر ہیں۔ کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسنی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اُس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

نبی کریم کا سلام

۱۰ مارچ۔ فرمایا یہ عجب بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مسیح موعود کو سلام کہا ہے اور وصیت کی ہے کہ مسیح موعود کو میرا سلام کہہ دینا۔ اب اگر آنے والا مسیح وہی ہے جو آسمان پر نبیوں کے درمیان موجود ہے تو وہ تو خود نبی کریم کے پاس سے ہو کر دُنیا میں آئیگا۔ چاہیئے تھا کہ وہ نبی کریم کی طرف سے سلام لیکر مسلمانوں کے پاس آتا نہ یہ کہ جب وہ یہاں آوے تو اس جہان کے لوگ اُس کو آں حضرت کا سلام پہنچائیں۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ "گھر سے مَیں آؤں اور خبریں تم سناؤ"۔ آں حضرت کا یہ سلام پیغام صاف بتلاتا ہے کہ وہ اُمت میں سے پیدا ہونے والا ایک شخص ہے جس کی ملاقات آں حضرت کیساتھ نہیں ہوئی۔

ثناء اللہ کی تحریر پر ایک نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی مخدومی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا جب مین نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو مین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایسی بے جا تحریرون پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہین ہونا چاہیئے - اس لئے کہ قرآن کریم مین واعرض عن الجاھلین کا ارشاد صادر ہے - نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ میرزا صاحب کی پیشگوئیون کی پڑتال کرنی چاہیئے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جاوے - بادی النظر مین مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیشگوئیون پر جرح و قدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل و دیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہین آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال مین کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہو وہ اگر حضرت اقدس کی پیشگوئیون کی جانچ اور پڑتال قرآن کریم اور منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا - مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے -

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق بعض میرزائی افراد متردد ہو گئے - اور یہ نہین سوچتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ مین بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہو -

اسی طرح وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا مخفی رجوع الی الحق معتبر نہین ؟ اور یہ نہین جانتا کہ قرآن کریم مین یکتم ایمانہ موجود ہے

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ مین تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہین جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ و ناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے متعلق ہے -

وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی فعل رجوع اور ہاویہ نہین کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہین رہا - کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتن ہون تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہو سکتا ہے - آتھم کا خوف و اضطراب بلحاظ مصائب و آوارگی بذاتہٖ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا -

لیکھرام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل سے ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھرام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہین سمجھ سکتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا -

غرضکہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے - جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہو -

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ مین مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہو اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کر لین کہ اس کے وہ اعتراضات شاید کسی علمی طاقت پر مبنی ہون لہذا ایک سادہ ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور ناقابل خطاب ہے، وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہین کرتا کہ اگر کاتب کے ذہول سے کہین تسمی کا بیسمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنے دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ مین صدہا فصیح بلیغ عربی کتابین دنیا مین شائع کی ہون تو اس کی طرف ایک ادنیٰ اور خفیف سی غلطی کو منسوب حماقت اور نادانی ہے اور ایسے ثقات کا تخطیہ صرف جہالت ہی نہین بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے -

اعتراض کرنے کے لئے بے ہودہ باتین بنانا کوئی نئی بات نہین - کفار کا قدیم سے یہی طریق ہے - مگر فاتوا بسورۃ من مثلہ - کی تحدی کا عہدہ برآ ہونا محال اور ناممکن ہے -

امرتسری منکر کا یہ عذر کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر عربی نویسی کا کام کوئی مشکل نہین - اگر ہم کو اسباب - منشی - پریس وغیرہ میسر ہوتا تو ہم بھی کر دکھاتے یہ بات بعینہ ایسی ہے جیسا کہ کفار اشرار نے لو نشاء لقلنا مثل ھذا کہہ دیا تھا -

عجیب بات ہے کہ جس قسم کے اعتراضات کفار اشرار نے حماقت سے قرآن کریم پر کئے ہین بعینہ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ کمزور اعتراض میان ثناء اللہ صاحب نے اعجازی قصیدہ پر کئے ہین چنانچہ بعض احمقون نے قرآن کریم پر من حیث اللفظ اعتراض کیا ہے کہ مقالید جمع اقلید کی ہے اور یہ کلید کا معرب ہے، اور استبرق - ستبر کا معرب ہے، اور سجیل سنگ گل کا معرب ہے، حالانکہ قرآن کریم بلسان عربی مبین کا دعویٰ کرتا ہے اور من حیث الاعراب ثناء اللہ کی طرح یہ اعتراض کیا ہے کہ ان ھذان لساحران مین ھذین اور المقیمون چاہیئے - پہلے مسئلہ مین اسم انّ پر معطوف قبل از مضی جملہ ہے -

قواریرا قواریرا - سلاسلا - اغلالا مین منع صرف ضروری تھا اور یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ آیات متشابہات گول مول موجب اغوا خلق ہین جیسا کہ ثناء اللہ کہتا ہے کہ میرزا جی کے الہام گول مول ہوتے ہین - اور ایک اعتراض یہ بھی ہوا ہے کہ تکرار لفظی اور معنوی دونون معیوب اور قرآن کریم مین موجود ہین - بے فائدہ بار بار فبای الاء ربکما تکذبان اور مضامین کا تکرار ہے - اور جیسا کہ مولوی ثناء اللہ آتھم کی پیشگوئی مین تناقض بتلاتا ہے - ایسا ہی ثناء اللہ کے عینی بھائی - قرآن کریم پر تناقض کا عیب لگاتے ہین - لا یسئل عن ذنبھم انس ولا جان - ولا یسئل عن ذنوبھم المجرمون - اور پھر فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین مین اور لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید اور ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون -

اور اس سے بڑھ کر ان نادان مولوی فاضلون نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وما علمناہ الشعر کا دعویٰ درست نہین - قرآن مجید مین اشعار ہین - چنانچہ

بحر طویل صحیح - من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر - فعولن - مفاعیلن - فعولن - مفاعیلن

بحر طویل مجزو - منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم - فعلن مفاعیلن فعولن - مفاعلن -

بحر مدید - واصنع الفلک باعیننا - تقطیع اس کی کر لو

بحر بسیط - یقضی اللہ امرا کان مفعولا " " "

بحر وافر - ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مومنین - " " "

۶ بحر کامل - واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم تقطیع اس کی کرلو۔

۷ بحر ہزج - تاللہ لقد اٰثرک اللہ علینا - تقطیع اس کی کرلو

اب ہم مولوی ثناء اللہ سے نہایت متانت کے ساتھ دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ کے اعتراض اسی قبیل سے نہیں کہ جس قبیل سے ان نادان اور کج فہم منکرین کے اعتراضات ہیں بلکہ اگر نظر غور و تعمق سے دیکھا جاوے تو آپ کی نکتہ چینی زیادہ قابل افسوس ہے بجائے اس کے کہ آپ میرزا جی کی غلطیاں نکالتے۔ آپنے اپنی سادہ لوحی اور تنگ ظرفی کا اظہار کیا۔

فکنت کالساعی الی مثعب

موائلاً من سبل الراعد

۱ مواہب الرحمٰن میں ثلاثۃ حماماً پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ثلاثۃ کی تمیز جمع مجرور ہونی چاہئے - منصوب کیوں ہے - ج اور کچھ نہیں تو کم از کم مفصل زمخشری کو دیکھو - وقد قالوا ثلاثۃ اثوابا ۱۲ قال الشاعر - اذا عاش الفتی مأتین عاماً - فقد ذھب اللذاذۃ والفتاءُ

۲ جریدۃ - یعنی الحکم مندرجہ مواہب تسمی چاہئے کیونکہ جریدہ مونث ہے۔

ج - ایک فصیح شاعر کا شعر جس سے رضی نے استشہاد کیا ہے یہ ہے فلا مزنۃ ودقت ودقہا ولا ارض ابقل ابقالہا - آپ بھی غالباً جانتے ہوں گے کہ لفظ ارض مونث ہے پھر ابقلت کیوں نہ کہا اور اگر ارض کی تاویل مکان کر دیگے - تو جریدۃ کی تاویل کتاب ہے -

۳ قصیدہ اعجازیہ سے بہت سے اشعار نقل کر کے یہ بتایا ہے - کہ قصیدہ کا مجری مرفوع ہے جیسا ایا ارض مذ قد دفاک مدمر اور پھر بعض اشعار میں رفع سے کسرہ کی طرف انتقال کرنا پڑتا ہے اور بعض اشعار میں رفع سے فتحہ کی طرف - اور پہلے قسم کا عیب قافیہ میں اقواء کہلاتا ہے اور دوسری قسم کا اصراف یا اسراف - ....

ج - مفصل اور مبسوط کتابیں اگر نہیں پڑھ سکتے - تو رسالہ عروض با قافیہ صفحہ ۴۳ - جہاں عیوب قافیہ کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ ھذہ العیوب واجبۃ الاجتناب غیر الاقواء فانہ جائزٌ -

اور پھر الوشاح شرح عروض المفتاح میں ......

کن الاثہ مذھب یونس وسیبویہ - فیشمل الاصراف ایضاً قال ابن القطاع اما المرفوع مع المجرور

نکیثر جدہٗ .... وجوزہ ابن جنی مع استقباحہ وھو مع کثرتہ حتی قال الاخفش لا یکاد یسلم منہ شاعرٌ ۱۲

اخفش جیسا امام لا یکاد یسلم منہ شاعر کا فتوی دیتا ہے تو کسی بز اخفش کی نکتہ چینی کیا وقعت رکھتی ہے۔

۴ وان قضاء اللہ ما یخطی الفتی

لہ خافیاتٌ لا یراھا مفکرٌ

اس شعر میں سقم معنوی تبلایا ہے کیونکہ مفکر کا کام رویت نہیں بلکہ فکر ہے۔

ج - ولما سکت عن موسی الغضب اس میں یہ کہدو کہ غضب کا کام سکون ہے سکوت نہیں - اور انا لما طغی الماءُ - میں پانی کا کام علو اور ظفور ہے طغیان نہیں - اور عذاب یوم عقیم میں عقیم یوم کے مناسب نہیں بلکہ التی لا تجی بولد کے مناسب ہے - اور والصبح اذا تنفس - صبح کا کام انتشار ہے اور لا تجعل یدک مغلولۃ - ہاتھ کا کام امساک غیر مشاہد ہے - غل مشاہد نہیں -

واذا غربت تقرضہم ذات الشمال - سورج کا کام قرض نہیں -

اسی طرح محاورات عرب ہذا جناح الحرب وقلبہا وھولاء رؤس القوم وعیونہم وھذا انف الجبل وبطن الوادی .. ۱۲

ناظرین یہ ہے نمونہ مولوی فاضل صاحب کی علمی وسعت کا اس کندہ ناتراش کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ فصحاء اور بلغاء مبالغہ کی تراکیب کو کس کس پیرایہ میں ادا کرتے ہیں۔

۵ وما لک تختار السعیر وتشعر حال ہے اور اس پر واو غلط ہے کیونکہ کافیہ میں لکھا ہے والمضارع المثبت بالضمیر وحدہٗ -

ج - صرف کافیہ پڑھ کر آپ شیخ چلی بن گئے حالانکہ رضی میں صاف لکھا ہے - وقد سمع قمت واصک وجہہ وذلک لانہا اما جملۃٌ وان شابہت المفرد واما لانہا بتقدیر وانا اصک فتکون اسمیۃ تقدیراً (۲) تو کم از کم وانت تشعر ان لیتے -

۶ نری برکات نزلہا من السماء میں نزلوا کا فاعل مذکور نہیں - یہ سقم معنوی ہے -

ج - یترک ذکر المسند الیہ اذا کان المسند لا یصلح الا لہ حقیقۃ ۱۲

برکات کا نازل کرنیوالا اذہان میں متحضر و مرکوز ہے۔

اس کی نظیر مفعول میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ہے ویھدی الی اسرارھا ویفسر - مرجع ضمیر اللہ کو بنایا ہے -۔

ج - یہ آپ کو کس نے کہا - مرجع ضمیر مصدر غیر صریح ہے اس مسئلہ کو شرح ملا جامی میں دیکھ لو۔

(باقی آیندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

نوٹ - مجھے تو امید نہیں کہ اب بھی مولوی فاضل کچھ شرم وحیا سے کام لیں - کیونکہ اب اہل حدیث کہلاتے ہیں - اور فاصنع ما شئت پر عمل ہوگا -

کمترین خادم حضرت مسیح موعود عبد اللہ احمدی ساکن کشمیر شوپین -

---

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صلاح شرالطبیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

نظام الدین صاحب - سیٹری کلان - ضلع گوجرانوالہ
صدر الدین صاحب - شسکار ماچھیان ضلع گورداسپور
میان صمندا صاحب ” ” ” ”
حافظ حسن دین صاحب ” ” ” ”
احمد شاہ صاحب ” ” ” ”
میان دین محمد صاحب ” ” ” ”
ہاجرہ بی بی ” ” ” ”
میان الٰہ بخش صاحب ” ” ” ”
جیون بی بی ” ” ” ”
میان عبد العزیز صاحب ” ” ” ”
غلام قادر صاحب کریم پور - ضلع جالندہر
میان محمد علی صاحب پوسٹ مین راؤ خانا نوالی (لائل پور)
لال دین صاحب سودیکے گورایہ ڈاک خانہ جونڈ سیالکوٹ
جلال الدین صاحب ” ” ” ”
میان محمد رمضان صاحب ” ” ” ”
میان دولا صاحب ” ” ” ”
روشن دین صاحب ” ” ” ”
سکر دین صاحب ” ” ” ”

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاذ ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے ۱۰۰۰۰ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زرکثیر چھپوائی گئی ہے۔ اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت مین تخفیف ہے	بے جلد ۱۲ر مجلد ۱۳ر
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔ اس کے دو سو صفحے ہین یہ رعائیت ہمیشہ کے لئے نہین ہے اب موقعہ ہے۔	بے جلد ۶ر مجلد ۸ر
الوصیۃ " " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر۔ جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین دیا ہے۔	۲ر
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	۸ر
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	ر
نظم مستورات	پنجابی نظم	ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاویٰ مصنف بحر الرائق ۶
شرح تہذیب الکلام ۶ر
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت والارض ۴ر
المدینۃ السعدیہ مسیح موعود کے بارہ مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصرین و غزالی وابن العربی والاشعری ۵ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی و یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے۔ نورالدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم۔ والا میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرما دین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میری نام ہو۔ ایڈیٹر۔

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری سنہ ۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت یعنی مبلغ ۲۵ر فی نسخہ پر فروخت ہو گی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ۔ لیکن خریداران بدر کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔ درثمین بے جلد ۶ر مجلد ۸ر۔ والسلام۔ مینجر

رسید زر

۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۸ احسن محمد خان صاحب عہ	۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۹۴ بابو روشن دین صاحب ے ر
۱۱ " " ۱۹۴ فضل الٰہی صاحب عہ	۱۲ " " ۱۲۵۸ مستری شہاب الدین صاحب ے ر
۱۲ " " ۱۰۵۷ عبدالغفور صاحب ے	۱۲ " " ۱۲۶۸ میر مدثر شاہ صاحب ے ر
۱۲ " " ۲۹۷ بابو محمد عمر صاحب ے	۱۲ " " ۱۰۸۷ بابو امام الدین صاحب ے ر

عبدالعزیز